REGD No L 5254 313

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ: عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″

یوم شنبہ

فی پرچہ ۱ آنہ

۲۲ جمادی الثانی ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵	۳۱ امان ۱۳۳۰ ہش	۳۱ مارچ ۱۹۵۱ء	نمبر ۷۷

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ
اے خدا کے فیض اور عرفان کے چشمے
یَسْعٰی اِلَیْکَ الْخَلْقُ کَالظَّمْاٰنِ
لوگ تیری طرف پیاسے کی طرح دوڑے آتے ہیں
یَا بَحْرَ فَضْلِ الْمُنْعِمِ الْمَنَّانِ
اے منعم ومنان کے فضل کے سمندر
تَھْوِیْ اِلَیْکَ الزُّمَرُ بِالْکِیْزَانِ
لوگ کوزے لئے تیری طرف بھاگے آ رہے ہیں
(قصیدہ فی مدح النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم)
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۹۴-۵۹۶)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ مارچ: حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو نزلہ و بخار کی سی حالت معلوم ہوتی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

فنانس بل پاس ہو گیا

کراچی ۳۰ مارچ: آج مرکزی پارلیمنٹ نے فنانس بل جوں کا توں منظور کر لیا۔ آج وزیر خزانہ نے پارلیمنٹ کو بتایا کہ چھ سالہ ترقی کے منصوبے کے تحت ۲ ارب ۶۰ کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ اس میں سے ایک ارب ۳ کروڑ روپیہ صوبوں کی ترقی پر خرچ کیا جائے گا ۵۵ کروڑ سے زائد مشرقی بنگال پر ۳۵ کروڑ سے زائد پنجاب پر، ۱۲ کروڑ سوا ۵۰ لاکھ سندھ پر، ۱۲ کروڑ سے زائد سرحد پر اور ساڑھے اڑتالیس لاکھ سے زائد روپے بلوچستان پر خرچ کئے جائیں گے۔

سلامتی کونسل آج کشمیر کے متعلق ترمیم شدہ اینگلو امریکی قرارداد منظور کر لے گی؟

لیک سیکسیس ۳۰ مارچ۔ خیال ہے کہ سلامتی کونسل آج رات ہندوستان کے اعتراضات کے باوجود کشمیر کے متعلق اینگلو امریکی قرارداد کو منظور کر لے گی۔ یہ جلسہ ۹ بجے شروع ہو گا۔ اور پاکستان۔ برطانیہ۔ فرانس اور نیشنلسٹ چین کے نمائندوں کے تقریروں کے مابعد رائے شماری ہو گی۔ جس میں امید کی جاتی ہے۔ کہ ۸ نمائندے قرارداد کی حمایت میں ووٹ دیں گے۔ روس اور یوگوسلاویہ غیر جانبدار رہیں گے۔ اور ہندوستان فریق معاملہ ہونے کی وجہ سے رائے نہیں دے سکے گا۔

کل ترکی۔ برازیل اور ہالینڈ کے نمائندوں نے بحث میں حصہ لیا۔ اور قرارداد کی تائید کی۔ ان سے پہلے ہندوستان کے مندوب مسٹر راؤ نے رسمی طور پر اپنی حکومت کی طرف سے اس قرارداد کو نامنظور کرنے کا اعلان کیا۔ اور کہا کہ چونکہ کشمیر ہندوستان وفاق کا ایک حصہ ہے۔ اس لئے وہ اسے مجوزہ آئین ساز اسمبلی کے قیام سے روک نہیں سکتا۔ اول الذکر تینوں ملکوں کے نمائندوں نے نزاعی امور کو حل کرنے کے لئے غیر جانبدار ثالث کے فیصلے کو تسلیم کر لینے کے لئے ہندوستان سے اپیل کی۔

اشتراکی چین سے اسلام کو مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں

کراچی ۳۰ مارچ: حاجی جلال الدین وونگ زن شان نے جو یہاں موتمر عالم اسلامی کی حالیہ کانفرنس میں چینی ترکستان کے نمائندے تھے۔ ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ پیکن کی حکومت مختلف طریقوں سے اسلام کو چین سے مٹانے کی کوشش کر رہی ہے۔ حاجی موصوف ۱۹۴۶ء میں سنکیانگ کی صوبائی حکومت کے شہری امور کے وزیر تھے۔ اور ۱۹۴۹ء تک وہ اس عہدہ پر فائز رہے۔ حتیٰ کہ صوبہ پر اشتراکیوں کا قبضہ ہو گیا۔ آپ نے بتایا کہ سنکیانگ کی اشتراکی حکومت مسلمانوں کے باہم مجلسی میل جول کو بھی ممنوع قرار دے چکی ہے۔ دوستوں اور رشتہ داروں سے ملنے کے لئے بھی پولیس کے خاص اجازت نامے حاصل کرنا پڑتے ہیں مسجد کے امام حکومت خود مقرر کرتی ہے جنہیں پہلے اشتراکی نظریات ذہن نشین کرائے جاتے ہیں عورتوں کو برقعہ اتارنے اور پردہ ترک کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے مسلمانوں کے لئے غیر ملکی نشریات سننا اور غیر ملکی ادب کا مطالعہ تک ممنوع ہے۔ گرجے منہدم کئے جا رہے ہیں۔ اور پادریوں کو بھی ملک بدر کیا جا رہا ہے۔ مسجدوں کے مکتب جو دینی تعلیم کے تھے وہ بند کر دیئے گئے ہیں۔ حاجی جلال الدین چند دوسرے پناہ گزینوں کے ساتھ بڑی مشکل سے سنکیانگ سے فرار ہو کر برف پوش ہمالیہ کے دروں سے گزرتے ہوئے کشمیر اور گلگت پہنچے۔ آپ متعدد مذہبی اور تاریخی کتب کے مصنف بھی ہیں۔

نئی دہلی ۳۰ مارچ: ہندوستان نے آج سے پٹ سن کی بنی ہوئی اشیاء کی برآمدی محصول ۱۵۰ روپے فی ٹن سے بڑھا کر تین سو پچاس ۳۵۰ روپے کر دیا ہے۔

پاکستان سے عہد وفاداری شرط ہے

پشاور ۳۰ مارچ۔ سرحد اسمبلی میں حزب مخالف کے لیڈر سید قائم شاہ کو گورنر سرحد مسٹر چندریگر نے یقین دلایا کہ اگر خان عبدالغفار خان اور ڈاکٹر خان پاکستان سے وفاداری کا عہد کریں۔ اور اپنی پوزیشن صاف کر دیں۔ تو حکومت ان کے اور دوسرے سرخپوش کارکنوں کی رہائی کے معاملہ پر غور کرنے کے لئے تیار ہے۔ آپ نے کہا میری طرف سے ان لوگوں کو اجازت ہے۔ کہ وہ صوبائی یا مرکزی حکام سے خط و کتابت کر کے اپنی پوزیشن واضح کریں۔ اور غلط فہمیاں دور کر دیں۔ سید قائم شاہ نے گورنر سرحد سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ سرخپوشوں کو رہا کر کے ان پر سے پابندی اٹھائی جائے تاکہ وہ بھی آزادانہ آئندہ انتخاب میں حصہ لینے کے قابل ہو سکیں۔

انگریزوں کے متعلق ”المصری“ کی رائے

قاہرہ ۳۰ مارچ۔ مصر کے حکومتی پارٹی کے اخبار ”المصری“ نے لکھا ہے۔ ”انگریز ہمارے پہلے اور آخری دشمن ہیں۔ اب انہوں نے سویز میں اپنی فوجیں رکھنے کا نیا بہانہ تراش لیا ہے۔ اور ہمیں روسی خطرے کا ہوا دکھا دکھا کر ڈرا رہے ہیں۔ حالانکہ روس مصر کا دشمن نہیں۔ دشمن برطانیہ ہے۔ کیونکہ مصر کمیونزم سے زیادہ امپیریلزم سے نفرت کرتا ہے۔ وہ ہمیں ایک ایسی چیز سے ڈرا رہا ہے۔ جس سے زیادہ ہم خود اس سے ڈرتے ہیں“

پندرہ غیر ملکی مشیر برخواست کئے جائیں

ایرانی مجلس کا فیصلہ

طہران ۳۰ مارچ۔ آج ایرانی مجلس نے ایرانی حکومت کے پندرہ غیر ملکی مشیروں کو برخواست کرنے کی منظوری دے دی۔ ان میں کئی برطانی باشندے بھی ہیں۔ آج لرستان اور گارڈیوں کے کارکنوں نے ہڑتال کر دی۔ جس سے اینگلو امریکن تیل کی کمپنیوں کے مزید ہزار ملازم بیکار ہو گئے۔ ایرانی پولیس نے ۴۸ مطلوب کمیونسٹوں میں سے بارہ کو گرفتار کر لیا ہے۔

● کراچی ۳۰ مارچ: آج گورنر سٹیٹ بنک آف پاکستان نے حصہ داروں کو بتایا۔ کہ جن ممالک نے پاکستان کے مالی اور تجارتی تعلقات قائم ہو چکے ہیں وہاں اپنی شاخیں قائم کرے گا۔ ایسی ایک شاخ جدہ میں پہلے ہی سے قائم ہے۔

● گورنر جنرل پاکستان نے آج یہاں پہلی پاکستان تاریخ کانفرنس کا افتتاح کیا۔

برطانوی حزب مخالف کا عام انتخابات پر زور

لندن ریڈیو سے، ۳۰ مارچ:۔ برطانی پارلیمنٹ کا حزب مخالف آج کل عام انتخابات کا مطالبہ کر رہی ہے۔ ایک حالیہ سیاسی نشرے میں مسٹر چرچل نے ہماری داخلی سیاست کی افسوسناک اور نقصان دہ حالت کو بڑی فصاحت کے ساتھ شدید بیرونی خطرے کے مرحلے پر بیان کیا ہے آپ نے کہا۔ قومی مفاد کا تقاضا ہے کہ نئے انتخابات ہوں اور وسیع بنیادوں پر ایک ایسی حکومت قائم ہو۔ جسے ایک واضح اور مضبوط اکثریت حاصل ہو۔ یاد رہے موجودہ حکومت معمولی اکثریت سے برسر اقتدار آئی تھی۔ لیکن پچھلے چند مہینوں میں کچھ تبدیلی رونما ہو رہی ہے رائے عامہ کے جائزوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کنزرویٹو کا اثر تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ اور اگر اس وقت انتخابات ہوں۔ تو لیبر پارٹی کو یقیناً شکست ہو جائے گی (ب۔ سو۔ س)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

اسلام اور احمدیت کی ترقی ہم سے موت کا مطالبہ کرتی ہے

(۱) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ مخلصین اس سال کا چندہ تحریک جدید ۳۱ مارچ تک ادا کردیں تا جہاں وہ سارا سال ثواب لیتے رہیں گے اور سلسلہ کو ان کے اس اقدام کا زیادہ فائدہ ہوگا۔ کیونکہ یہ چندہ جس قدر جلدی وصول ہو جائے اتنا ہی تبلیغ احمدیت اور تبلیغ اسلام کے لئے مفید اور بابرکت ہے۔ وہاں وہ احباب سابقون الاولون کی صف اول میں بھی آنے والے اور حضور کی دعا کے حاصل کرنے والے ہیں۔ چنانچہ احباب کرام اس غرض کے لئے کوشش فرما رہے ہیں۔ ۳۱ مارچ کو پہلی فہرست حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی احباب کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن دوستوں کا چندہ اپریل کے پہلے ہفتہ میں ربوہ پہنچ جائے گا یا مقامی جماعت میں ادا کرنے کی اطلاع آجائے گی ان کے نام بھی حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ کیونکہ ۳۱ مارچ یا یکم اپریل کا روانہ شدہ روپیہ بہر حال اپریل کے پہلے ہفتہ میں ہی وصول ہو سکتا ہے

(۲) وہ دوست جو تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ دار ہیں۔ لیکن ان کے ذمہ گذشتہ سالوں کا کچھ بقایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے فرمایا تھا کہ وہ اپنا بقایا ۳۰ اپریل تک ادا کر دیں اور اس سال کا چندہ ۳۰ نومبر تک سو فیصدی پورا کریں۔ چونکہ اپریل کا مہینہ شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے بقایا داران کو ابھی سے فکر کرنا چاہیئے۔ تا ان کا وعدہ ۳۰ اپریل تک پورا ہو جائے۔

۳۰ اپریل کے بقایا کے متعلق احباب کرام نے وعدہ کے ساتھ یہ اقرار کیا تھا کہ:-

"اگر وہ گذشتہ سالوں کے بقائے اور اس سال کے وعدے ادا نہ کریں تو بے شک انہیں اس فوج سے جو مجاہدین اسلام کی فوج ہے نکال دیا جائے"

یہ ہے بقایا داران کا اپنا اقرار۔ پس ہر وہ مجاہد جس کے ذمہ تحریک جدید کا بقایا ہو وہ ۳۰ اپریل تک اپنا بقایا صاف کر دے تا وہ مجاہدین اسلام کی فوج میں بھرتی رہے۔ اس لئے آپ ابھی سے ماحول پیدا کر کے رضاء الٰہی حاصل کریں۔

(۳) تحریک جدید کا چندہ بے شک نفلی اور اپنی مرضی اور خوشی کا چندہ ہے جس کا دل چاہے شامل ہو جس کا دل چاہے نہ شامل ہو لیکن جو شامل ہو جائے وہ چونکہ خدا تعالےٰ کے ساتھ ایک عہد کرتا ہے کہ میں اللہ تعالےٰ کی راہ میں اس قدر مال قربان کروں گا۔ اس کا فرض ہے کہ نفلی چندہ جسے اس نے اپنے اوپر فرض کر لیا ہے ادا کرے۔ اگر اس کی مالی حالت بدل گئی ہے۔ یعنی وعدے کے وقت اس کی آمد زیادہ تھی۔ اس نے وعدہ اس آمد کے مطابق کیا۔ لیکن بعد میں مالی حالت گر گئی تو وہ اپنی موجودہ حالت کے مطابق کمی کر کے دے سکتا ہے۔ مگر بہر حال یہ یاد رہے کہ وعدے کے ساتھ ہی تحریک جدید کا چندہ اس پر فرض ہو گیا جس کی ادائیگی ضروری ہے اور اس لئے بھی کہ وہ یہ چندہ بیرونی ممالک کی خالص تبلیغ اور اشاعت کے لئے دیتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے تفسیر سورۃ البروج کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی جماعت کو بارہا اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اسلام اور احمدیت کی ترقی ہم سے موت کا مطالبہ کرتی ہے۔ اگر ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ بغیر ان قربانیوں کے جو صحابہؓ نے کیں۔ یا بغیر ان قربانیوں کے جو سابق انبیاء کی امتیں بجا لائیں ہم اپنے مقصود حاصل کر لیں گے تو ہم سے زیادہ احمق اور غلطی خوردہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

اسلام اور احمدیت کی ترقی ہماری قربانیوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور یہی وہ موت ہے جس میں حقیقی زندگی پائی جاتی ہے"

پس آپ نہ صرف اس سال کا وعدہ ہی جلد سے جلد پورا کریں بلکہ اپنا بقایا بھی زیادہ سے زیادہ ۳۰ اپریل تک ادا کریں اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار وکیل المال تحریک جدید ربوہ

تبلیغ کون کرے؟

اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ہر شہر یا قصبہ کی جماعتوں کی تربیت اور تبلیغ کے لئے عاملین مقرر کرنے کے لئے اربوں روپے کا بجٹ درکار ہے مگر ہمارا بجٹ صرف چند لاکھ کا ہے ظاہر ہے کہ ہم تبلیغ و تربیت کے لئے پورے وقت کے عامل مقرر نہیں کر سکتے۔

موجودہ صورت میں جبکہ مبلغ کم ہیں ظاہر ہے کہ مبلغ ہر شخص تک نہیں پہنچ سکتا۔ پس لازم ہے کہ جماعت کے افراد میں تحریک کی جائے کہ ہر احمدی اپنے تئیں مبلغ اور عامل تصور کرے۔ اور ہر فرد اپنے دائرہ ملاقات میں پیغام حق پہنچائے۔ اسی طرح ہی کام جلد اور باحسن وجوہ سرانجام پا سکتا ہے۔ یہ عذر کہ وقت نہیں ملتا یا فرصت نہیں ملتی قابل تسلیم نہیں۔ کیونکہ اگر ہم سچے مسلمان ہیں۔ تو اسلامی تعلیم کی موجودہ مہجوری کی حالت دیکھ کر اسے زور شور سے قائم کرنے کے لئے ہمارے دل میں اس طرح تڑپ و محبت ہونی ضروری ہے جس طرح ایک باپ اپنے بچے کو بیماری کی حالت میں دیکھ کر بے چین ہوتا ہے اور جب تک اسے ضروری دوائی لے کر پلا نہ دے اسے چین نہیں آتا کیا یہ ممکن ہے کہ باپ صبح کو بچے کو سخت بیمار کی حالت میں دیکھ کر باہر نکلے اور شام کو وہ یہ عذر کرے کہ اسے وقت نہیں ملا اس لئے دوائی نہیں لا سکا۔ اگر ایسا ممکن ہے تو ہم آپ سے تبلیغ کے لئے اور اشاعت اسلام و قرآن کے لئے کوئی وقت نہیں مانگتے۔

لیکن اگر ایسا ممکن نہیں تو اس محبت اور تڑپ کا واسطہ دے کر ہم آپ سے کہتے ہیں کہ آپ خود ہی سوچیں کہ تبلیغ کے لئے وقت کہاں سے اور کس طرح نکل سکتا ہے۔ انگریزی میں محاورہ ہے۔ Where is a will there is a way کام کرنے کی نیت اور ارادہ ہو تو اس کے لئے کوئی نہ کوئی صورت انسان نکال لیتا ہے۔ اور اگر نیت نہ ہو تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد "من حرامی حجتاں ڈھیر" ہمارے سامنے ہے۔ مگر کیا یک احمدی کی شان یہ ہے کہ وہ پہلی ضرب المثل کا حامی ہو یا دوسری کا۔ یقیناً پہلی کا۔

لیکن ان سب باتوں کے باوجود ہم مشورہ دینے کو تیار ہیں کہ:

(۱) آپ مرکز میں اطلاع دیں کہ آپ کے ماحول میں اس قسم کے لوگ ہیں۔ ان کو ایسا لٹریچر دینا چاہیئے۔ مرکز آپ کو ٹریکٹ مہیا کر دے گا۔ آپ وہ ٹریکٹ ان غیر احمدی احباب کو پڑھائیں۔ ایک ٹریکٹ کئی کئی احباب کو پڑھایا جائے ہو سکے تو فروخت کیا جائے خواہ معمولی قیمت لی جائے۔

(۲) غیر احمدی احباب سے زیادہ سے زیادہ تعلق قائم کیا جائے۔ ان کو زبانی جماعت احمدیہ کے قیام کے اغراض و مقاصد سے واقف کیا جائے۔ اس کے لئے کسی خاص اہتمام کی ضرورت نہیں۔ بار بار لوگوں سے ملئے ان کو بتائیے کہ آپ کے پاس ایک چیز ہے اسے آپ اچھا سمجھتے ہیں وہ بھی لے لے۔

اور وہ ہے احمدیت کا نور۔ خدمت اسلام کا جذبہ۔ اشاعت قرآن کا جذبہ اور اس کا عملی نمونہ ہے ہماری بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام و قرآن۔

کیا آپ ان طریقوں پر چلنے میں دقت محسوس کرتے ہیں؟

عہدہ داران انصار کا نیا انتخاب

۱۹۴۹ء تک جن جماعتوں میں مجالس انصار اللہ قائم ہو چکی ہوئی ہیں۔ ان مجالس کے عہدہ داران کا نیا انتخاب ہونا ہے (جیسا کہ اخبار الفضل میں قبل ازیں اعلان ہو چکا ہے لہٰذا پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ مقامی جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اپنی اپنی جماعتوں کے انصار کو بہت جلد جمع کر کے عہدہ داران انصار کا انتخاب فرما کر دفتر مرکزیہ انصار اللہ ربوہ میں ان کے نام برائے منظوری بہت جلد بھجوا دیں

نوٹ:- جب تک نئے عہدہ داران انصار کی مرکز سے منظوری نہ آجائے پرانے عہدہ دار بدستور کام کرتے رہیں گے۔

(صدر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۵۱ء

الٰہی جماعت کی خصوصیت

اللہ تعالیٰ اپنے خاص ارادے سے جب کوئی جماعت کھڑی کرتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ دوسروں کے لئے نمونہ بنے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ شروع شروع میں ایسی جماعت کو غیر معمولی قربانیاں کرنا پڑیں۔ کیونکہ جب تک غیر معمولی قربانیاں کر کے عوام کے سامنے اللہ تعالیٰ کی ہدایت نہ پیش کی جائے۔ وہ ہدایت دنیا میں پھیل نہیں سکتی۔ اور جس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی ہدایت بھیجتا ہے۔ وہ پوری نہیں ہو سکتی۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں انسان کی مادی ضروریات کا انتظام کیا ہے۔ اور ایسی اشیاء بہم پہنچائی ہیں۔ جن سے مادی زندگی قائم رہ سکتی اور نشوونما پا سکتی ہے۔ اسی طرح اس نے انسان کی روحانی زندگی کے لئے بھی ازل ہی سے بندوبست کیا ہوا ہے۔ اور وہ یہی ہے کہ حسب ضرورت اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو مقرر کرتا ہے۔ اور ان کو براہ راست اپنے پاس سے ہدایات دیتا ہے۔ جن پر عمل کر کے وہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے لوگوں کے سامنے نمونہ پیش کرتے ہیں۔ جن کو دیکھ کر پہلے تو چند سعید روحیں ان کے گرد جمع ہو جاتی ہیں۔ اور انکی پیروی کر کے اس نمونے کے خواص اپنے آپ میں پیدا کر لیتی ہیں۔ یہ چند روحیں دراصل ان خاص بندوں کے اعضاء ہوتے ہیں۔ اور مخصوص جماعت کی صورت میں اکر وہ نور جو انہوں نے کسب کیا ہوتا ہے۔ دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ اس طرح آہستہ آہستہ اور سعید روحیں ان کے ساتھ ملتی چلی جاتی ہیں۔ اور الٰہی جماعت کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جاتا ہے۔

جو جماعت اس طرح بنتی ہے۔ جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے۔ اس کو نہایت سخت دشواریوں سے گذرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسی جماعتیں کھڑی ہی اس وقت کرتا ہے۔ جب بحر و بر میں فساد بپا ہوتا ہے۔ انسانیت صراط مستقیم سے بھٹک چکی ہوتی ہے۔ صرف بھٹک ہی نہیں چکی ہوتی۔ بلکہ صراط مستقیم کے بالکل الٹی سمت پر چل رہی ہوتی ہے۔ ایسی انسانیت کو سیدھے راستہ کی طرف لانا انتہائی مشکل ہوتا ہے۔ جتنا سرپٹ دوڑتے ہوئے گھوڑے کو الٹے رخ پر موڑنا مشکل ہوتا ہے۔ یا جس طرح ایک پہاڑی نالے کو دوسرے راستہ پر بہانا مشکل ہوتا ہے۔

ظاہر ہے کہ جن لوگوں کے سپرد ایسا مشکل کام کیا جاتا ہے۔ جب تک وہ اپنی پوری طاقت اس کام میں نہ لگا دیں۔ جب تک ان کی تمام قوتیں ایک ہی مرکز پر جمع ہو کر برسر عمل نہ آئیں۔ اس وقت تک وہ کام نہیں ہو سکتا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ایسے لوگوں کو سر تا پا قربانی بننا پڑتا ہے۔ ان کے لئے زندگی اور موت کا کوئی فرق ہی نہیں رہتا۔ کیونکہ وہ جیتے ہیں تو اسی غرض کے لئے اور مرتے ہیں۔ تو اسی مقصد کے لئے۔ ان کے لئے مادی راحت و آرام اور دکھ تکلیف کا امتیاز بھی نہیں رہتا۔ ان کی تمام خواہشات رضائے الٰہی میں مدغم ہو جاتی ہیں۔ ان کا کھانا پینا۔ اٹھنا بیٹھنا۔ چلنا پھرنا۔ مرنا جینا اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جاتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ اپنا سب کچھ اسی مقصد کے حصول کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔ جس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ ان کو کھڑا کرتا ہے۔

ان کے نزدیک ان کا اپنا مال نہیں رہتا۔ ان کی جان ان کی اپنی جان نہیں رہتی۔ اگر مال قربان کرنے کی ضرورت ہو۔ تو وہ اپنا سارا سارا مال طبعاً راہ خدا میں دے دیتے ہیں۔ اور جان دینے کی ضرورت ہو۔ تو طبعاً جان فدا کر دیتے ہیں۔ اور ایسا کرنے میں تکلیف کی بجائے راحت محسوس کرتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ ان کو ایسے چراغ بنا دیتا ہے۔ کہ جن سے دوسرے چراغ روشن ہوتے ہیں۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کا نور دنیا میں پھیلتا چلا جاتا ہے۔

دفتر محاسب کی طرف سے اعلان

دفتر محاسب میں جس دن کوئی نقد رقم یا چیک وغیرہ موصول ہوتا ہے۔ اسی دن اسکی رسید یا کوپن متعلقہ احباب کی خدمت میں بذریعہ ڈاک بھیج دیا جاتا ہے۔ لیکن پھر بھی بعض احباب کی طرف سے کوپن نہ ملنے کی شکایت موصول ہوتی رہتی ہے۔ جس کی وجہ ایڈریس کی غلطی ہی ہو سکتی ہے۔ اس لئے جملہ احباب جماعت و سکرٹری صاحبان مال انجمن احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ دفتر محاسب کو رقومات بھجواتے وقت براہ کرم تفصیل چندہ اور ایڈریس خوشخط تحریر فرمایا کریں۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ پاکستان

احادیث نبوی میں دعا کی فضیلت

(از مکرم محمد ابراہیم صاحب خلیل ربوہ)

(۱) نعمان بن بشیر کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ دعا عبادت ہی ہے۔ پھر آپ نے کہا۔ تمہارا رب فرماتا ہے۔ تم میرے حضور دعا کرو۔ میں تمہارے لئے قبول کروں گا۔ (سنن ابن ماجہ)

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز بزرگی والی نہیں ہے۔ (سنن ابن ماجہ)

(۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو تم اللہ کی طرف رجوع کرو۔ میں بھی اس کے حضور رجوع کرتا ہوں۔ (مسلم)

(۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کو یہ پسند ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ تکلیف اور مصیبت میں اسکی دعا کو قبول فرمائے۔ کہ وہ فراخی کے زمانہ میں بہت دعا کرے۔ (ترمذی)

(۵) فضیلہ بن عبداللہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا۔ اور اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود نہ بھیجا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس شخص نے جلدی کی ہے۔ پھر اسے بلاؤ۔ اور فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے۔ تو پہلے اللہ کی حمد اور ثنا کرے۔ پھر وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ اس کے بعد جو چاہے دعا کرے۔ (ابوداؤد)

(۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ تم اللہ سے دعا مانگو۔ ایسی حالت میں کہ تمہیں اس کے قبول کرنے پر یقین ہو۔ اور یاد رکھو۔ کہ اللہ تعالیٰ ایسی دعا کو قبول نہیں فرماتا۔ جو ایک غافل اور بے پرواہ دل سے نکلی ہو۔ (بخاری)

(۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے۔ تو وہ اپنی دعا پر زور دے۔ اور اس طرح نہ کہے۔ کہ اے خدا اگر تو چاہے۔ تو مجھے دے دے۔ کیونکہ خدا کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔ (بخاری)

(۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ پانچ دعائیں قبول ہوتی ہیں (۱) مظلوم کی دعا جب تک وہ بدلہ نہ لیلے۔ (۲) اور حج کرنے والے کی دعا جب تک کہ وہ واپس نہ آجائے۔ (۳) اور جہاد کرنے والے کی دعا جب تک کہ وہ گھر نہ آجائے۔ (۴) اور بیمار آدمی کی دعا جب تک کہ وہ صحتیاب نہ ہو جائے۔ (۵) اور ایک بھائی کی دوسرے بھائی کے لئے دعا اسکی غیر حاضری میں۔

(۹) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ تقدیر کو کوئی چیز نہیں ٹلاتی مگر دعا اور عمر کو کوئی چیز نہیں بڑھاتی مگر نیکی۔ (ترمذی)

(۱۰) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ تمہارا رب زندہ اور بخشش کرنے والا ہے۔ وہ اس بات سے شرماتا ہے۔ کہ اس کا بندہ اس کے حضور ہاتھ اٹھائے۔ اور وہ اسے خالی واپس لوٹائے۔ (ترمذی)

(۱۱) حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ ہر ایک مسلمان جو خدا کے حضور ایسی دعا کرے جس میں کوئی گناہ نہ ہو۔ اور نہ وہ صلہ رحمی کے خلاف ہو۔ تو اللہ تعالیٰ تین باتوں میں سے ایک بات ضرور اسے دیتا ہے۔ یا تو اسکی دعا کو دنیا میں ہی قبول فرما لیتا ہے۔ اور یا اسے آخرت کے لئے جمع کر لیتا ہے اور یا اسکی وجہ سے اتنی برائی کو اس سے دور فرماتا ہے۔ صحابہ نے کہا۔ پھر تو ہم دعا بہت کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا

خدام الاحمدیہ — فارم رکنیت

فارم رکنیت جلد تر پُر کروا کر مرکز میں بھجوائے جائیں

جملہ مجالس کو مرکز کی طرف سے جنوری ۱۹۵۱ء میں فارم رکنیت بھجوائے گئے تھے۔ کئی مجالس نے تو فارم پُر کر کے مرکز میں بھجوا دیئے ہیں۔ لیکن ایک بہت بڑی تعداد ابھی ایسی ہے۔ جن کی طرف سے فارم مکمل ہو کر ابھی تک نہیں آئے۔

بعض مجالس کا خیال ہے۔ کہ یہ فارم مقامی مجلس میں رکھے جائیں گے۔ یہ خیال درست نہیں۔ تمام فارم پُر ہو کر مرکز میں آنے ضروری ہیں۔ مقامی طور پر خدام کی ایک فہرست تیار کر لی جانی چاہیئے۔

پس مجالس اس طرف فوری توجہ کریں۔ اور ہر خادم سے فارم پُر کروا کر جلد تر بھجوا دیں۔ اگر فارم کم یا نہ ملے ہوں۔ تو مرکز سے منگوائے جا سکتے ہیں۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اسلاف کے جواہر پارے

از ملک این۔ اے ریاض صاحب واقف زندگی

دنیائے اسلام کے ارباب علم و فضل نے اپنے گہرے مطالعہ اور پیہم تجربات کے بعد زندگی کے بعض اہم ترین مسائل کو نہایت اختصار کے ساتھ بیش قیمت جواہر پاروں کی صورت میں پیش کیا ہے جنہیں پڑھ کر آج بھی ہمارے قلوب تحسین و آفرین کے جذبات سے ممنون ہو کر وجد میں آجاتے ہیں اور بے اختیار ان کی بے پروازی اور ذہانت کی داد دینا پڑتی ہے کہ کس طرح انہوں نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق مختلف علمی گلدستوں سے وہ عطر کشید کیا جس کی معطر فضاؤں میں سانس لے کر ہم ایک لمحہ کے لئے غیر فانی حسیات میں گم ہو جاتے ہیں اور ہمارا دل و دماغ دیر تک خیالات کی آماجگاہ بن کر رہ جاتا ہے۔

اس زمانہ میں جبکہ کثرت ایجادات نے ایک تہلکہ مچا رکھا ہے اور ہر شخص مغربی علوم کے حصول کو کامیابی کا واحد ذریعہ تصور کر کے دیوانہ وار اپنی توجہات کو اسی طرف مبذول کئے ہوئے ہے ان انقلاب آفرین حالات میں ہم یقیناً مجرمانہ غفلت کے مرتکب ہوں گے اگر ہم نے اسلاف کی ان شاندار تصانیف سے اقتباس کرنے اور ان کے شہ پاروں کو مشعل راہ بنانے میں کوتاہی سے کام لیا۔

کیا یہ ان کی قدرت تخیل اور فراست کی کم دلیل ہے کہ انہوں نے ہزارہا کتب کا مطالعہ کے بعد چند جواہر ریزوں کی صورت میں ان کا جوہر نچوڑ پیش کیا جن کا اساسی اور ہماری زندگی کے ہر پہلو سے خاص لگاؤ ہے اور ہم حیات مستعار کے ہنگاموں میں کسی طرح بھی ان کو فراموش نہیں کر سکتے۔

کیا یہ تعجب انگیز امر نہیں کہ اس صدی کا مہذب اور جدید علوم سے آراستہ انسان "ٹینی سن" "ٹالسٹائی" اور شیکسپیئر کی رنگین بیانی اور سحر آفرین ڈرامائی ٹیکنیک اور دلچسپ عبارات کو پڑھ کر تو جھوم جھوم جاتا ہے۔ اور مختلف تحریروں اور تقریروں میں ان کی کتابوں کے اقتباسات پیش کرنے داد تحسین چاہتا ہے۔ لیکن وہ عظیم الشان بزرگ جن کے پر حکمت اقوال سے تمام یورپ نے خوشہ چینی کر کے بہرہ حاصل کیا۔ اور جن کی فہرس کا وسعوں سے وہ مستفیض ہوتے ان کو ہم درخور اعتنا ہی نہیں سمجھتے۔ آؤ ہم ان فرصت میں وہ بزرگوں کے ان اقوال کو پیش کریں گے جو اپنے اندر جامعیت ایک سمندر رکھتے ہیں اور جن کا عمل ہمیں زندگی کی ان قدروں سے آگاہ کر سکتا ہے جن کو ہم موجودہ زمانہ کی مسموم فضاء سے متاثر ہو کر فراموش کرتے چلے جا رہے ہیں۔

فردوسی طوسی کے نام سے بھلا کون واقف نہیں اپنوں اور غیروں میں یکساں مقبولیت کا سہرہ ان کے سر پر راس آیا اور جن کا "شاہنامہ اسلام" ایسی فقید المثال کوشش ہے جس کو اسلامی دنیا میں خاص مقام حاصل ہے وہ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ میں نے چار ہزار کتب کے عمیق مطالعہ کے بعد چار امور کو خلاصہ کے طور پر انتخاب کیا ہے:۔

اوّل۔ یہ کہ اے دل تو خدائے عز و جل کی اطاعت و فرمانبرداری کا جوا اپنی گردن پر رکھ۔ لیکن اگر اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی اور اس کے احکامات کو احسن طریق سے بجا لانے کی تجھ میں تاب نہیں تو پھر اس کے دیئے ہوئے رزق میں سے تو ایک حبہ بھی کھانے کا حق دار نہیں۔

دوم:۔ یہ کہ اے دل جن امور سے ممانعت (نواہی) کے متعلق خدا تعالیٰ کے واضح ارشادات موجود ہیں ان سے ہمیشہ مجتنب رہ اور ان حدود کو توڑنے کی جرأت نہ کر۔ لیکن اگر اس کے خلاف بغاوت کا جذبہ تیرے دل کے کسی کونے میں خاموش پرورش پا رہا ہے۔ تو پھر اس وسیع کائنات میں جس کے ہر حصہ پر خدا کی بادشاہت کے خوبصورت نشانات ثبت ہیں تجھے رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

یہاں ایک حکم کو محال چیز کے ساتھ منسلک کر دیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جب خدا کی وسیع الحدود مملکت سے کسی کا باہر ہونا ممکن ہی نہیں تو نتیجہ لازمی طور پر اس کا یہ نتیجہ نکلا کہ ہمیں نواہی کو توڑنے کے قریب بھی نہ جانا چاہئے۔ بلکہ نشاط خاطر سے خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اپنی زندگی کی منزلوں کو طے کرتے ہوئے اس مقام پر پہنچنے کی کوشش کرنی چاہئے جس میں اس کی رضا کا راز مضمر ہے۔

سوم۔ یہ کہ اے دل گناہ کے مبادیات سے بھی اپنے آپ کو محفوظ رکھ۔ کیونکہ یہ ابتدائی چھوٹے چھوٹے گناہ ہی رفتہ رفتہ بہت بڑے بڑے گناہوں کے ارتکاب کا پیش خیمہ بن جاتے ہیں۔ اگر ان سے رکنے کی تم میں ہمت نہیں تو پھر ایسی جگہ ان کا مرتکب ہو جہاں خدا تعالیٰ تجھے نہ دیکھ سکیں۔

یہاں بھی "تعلیق بالمحال" کی صورت ہے کہ جب سطح ارض پر کوئی بھی ایسا گوشہ نہیں جو اس علیم و خبیر ذات سے مخفی ہو تو لازمی طور پر یہی مطلب ہوا کہ انسان کو حتی المقدور گناہ کے ارتکاب سے بچنے کی سعی جاری رکھنی چاہیئے۔

چہارم:۔ یہ کہ اے دل جو کچھ بھی خدا نے تجھے دیا ہے اس کے متعلق قناعت کا جذبہ تیرے رگ و پے میں سرایت کئے رہنا چاہیئے۔ اگر تو اس قسم کے قابل تحسین جوہرے آراستہ نہیں اور صابر و شاکر رہ سکنے کی وسعت سے عاری ہے تو پھر کوئی دوسرا خدا ڈھونڈ لے پیدا کر جس سے تجھے سیری حاصل ہو۔

اس آخری امر کا مطلب کتنا واضح ہے کہ جب دوسرے خدا کی تخلیق کا تصور بھی ایک مجنونانہ بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا تو پھر انسان کو چاہیئے کہ خدا کی دی ہوئی نعمتوں پر سجدات شکر بجا لائے اور ضرورت کے وقت اسی کے حضور اپنے دامن امید کو بھی پھیلاتا رہے۔

کسی شاعر کا یہ خوب مصرعہ ہے ؎

شکر نعمت کرتا جا اور دامن بھی پھیلاتا جا

اسی طرح حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ جو اپنی علمی قابلیت اور دماغی تفوق کے باعث جماعت احمدیہ کے ایک ممتاز بزرگ تھے اور جنہیں قرآن و حدیث پر یکساں عبور حاصل تھا۔ علاوہ ازیں اپنی مخصوص صفات کے باعث جماعت کے قلوب میں ان کی محبت کے گہرے نقوش مرکوز تھے۔ خدمت خلق کے جذبہ میں ان کی ہر دلعزیز زندگی کا ہر کردار نمایاں نظر آتا ہے۔ انہوں نے قرآن کریم کا درس دیتے ہوئے ایک دفعہ فرمایا کہ میں نے اپنی تمام عمر میں قرآن و حدیث کی تعلیم سے چار امور کا خلاصہ اخذ کیا ہے جن میں سے ہر ایک ہماری روزمرہ کی زندگی کے اہم ترین لائحہ عمل میں درج ہے۔ جن پر عمل پیرا ہو کر انسان نہ صرف محبوب خلائق ہی بن سکتا ہے بلکہ خدا کے قدوس آستانہ اقدس پر ہماری جبین نیاز تشکر و امتنان کے جذبات سے لبریز ہو کر رضائے الٰہی کا وہ مقام حاصل کر سکتی ہے جس کے متعلق ہمارا خدا خود کہتا ہے۔

فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی

اوّل:۔ یہ کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ نماز میں اپنی غلطیوں اور گناہوں کا اقرار اور خدا تعالیٰ کی بے حد تعریف کرے۔ اس میں تحمید، تقدیس، تمجید تہلیل اور تسبیح شامل ہیں۔ جب خدا اپنے بندے کو اس طرح ہمہ نیستی اور تذلل کے ساتھ اپنے عشق و محبت میں مستغرق دیکھتا ہے تو وہ اپنے بندے کے اس جذبۂ عبودیت میں سرشاری پر نثار ہو جاتا ہے۔ اور اس کی التجاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔

دوم:۔ یہ کہ انسان اپنی تمام ترحاجات کا واحد کفیل خدا تعالیٰ کی ذات کو قرار دے اور قلبی گہرائیوں سے اس امر کا یقین رکھے کہ وہ میری تمام نیک خواہشات کے پورا کرنے پر قادر ہے اور صرف اس کے حضور اپنی معروضات کو والہانہ رنگ میں پیش کر کے امداد کا طالب ہو اور اسی بلند و بالا ذات کو ہی اپنی مشکلات و مصائب کا واحد حل تصور کرے۔

البتہ اسباب سے فائدہ اٹھانا اس کے منافی نہیں۔ کیونکہ وہ بہر حال اس ضمن میں ایک کامیاب حربہ ہے جیسا کہ ایک شاعر کا شعر ہے جو قرآنی آیت کی تفسیر ہے کہ ؎

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

سوم:۔ یہ کہ شرک سے انسان ہمیشہ مجتنب رہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے لیکن اس کی غیرت یہ کبھی گوارا نہیں کرتی کہ اس کا بندہ اس کی ذات میں کسی کو ساجھی اور شریک ٹھہرائے۔ شرک خدا تعالیٰ کو بہت ہی ناپسند ہے۔ اس لئے فرمایا۔ میں اس کو ہرگز ہرگز نہیں بخشوں گا۔ شرک کے معنوں میں خدا کے سوا کسی پر بھروسہ کرنا بھی شامل ہے۔ کسی آدمی کی خاطر صرف اس کو خوش کرنے کے لئے نہ کہ خدا کو، کوئی کام کرنا بھی شرک ہے۔

پس اسلام کا اصل الاصول یہ ہے کہ تمام امور میں مقصود بالذات خدا کی رضا ہو اور اسی کی خوشنودی کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام کام کرنے چاہئیں۔

چہارم: یہ کہ غریبوں۔ یتیموں۔ بے کسوں اور بے سہاروں اور بیماروں کی خدمت کرنا اور حتی المقدور ان کی حاجت روائی کرنا۔ غریب آدمی کے پاس بیٹھنا اور اس کی دلداری کرنا تا اس کا دل خوش ہو۔ پھر خدمت خلق کے جذبہ کے ماتحت متواتر حسن سلوک کے ساتھ ان کے دل میں ہمدردی اور محبت کے احساسات کا پیدا کرنا یہ چیز خدا تعالیٰ کو بیحد پسند ہے کیونکہ حدیث میں آتا ہے۔

(حدیث) الخلق عیال اللّٰہ واحب الناس الی اللّٰہ من احب الی عیالہ

(ترجمہ) یعنی تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کا عیال ہے۔ اور خدا کے نزدیک تمام کائنات میں محبوب ترین وہ شخص ہے جو خدا کے بندوں کے ساتھ محبت اور احسان کا طریقہ روا رکھے۔

احباب کرام غور فرمائیں کہ ان بزرگوں نے اپنے اپنے ذوق وسعت نظر اور مطالعہ کا نچوڑ کس عمدگی سے چند جواہر پاروں کی صورت میں پیش کیا ہے۔

درخواست دعا

مکرم مولینا نذیر احمد صاحب مجاہد سیرالیون افریقہ ۱۷ ماہ رواں کو بعد اہل و عیال بذریعہ جہاز عازم پاکستان ہو گئے۔ احباب بخیریت مرکز سلسلہ پہنچ جانے کی دعا فرمائیں۔ وکیل التبشیر ثانی تحریک جدید ربوہ

جماعت احمدیہ کا مذہب!!

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اپنے الفاظ میں

ما مسلمانیم از فضلِ خدا

آجکل مجلس احرار اور بعض دوسرے گروہ جماعت احمدیہ کے خلاف یہ غلط اور گمراہ کن پراپیگنڈا کر رہے ہیں کہ گویا نعوذباللہ من ذالک احمدی اسلام کے منکر ہیں ان کا قبلہ الگ قرآن الگ رسول الگ اور مذہب الگ ہے ظاہر ہے کہ احمدیت کوئی خفیہ تحریک نہیں اور وہ ہی اس کا لٹریچر دنیا کی نظروں سے اوجھل ہے ہر شخص جس کو کسی نہ کسی رنگ میں بھی احمدیوں سے تعلق ہے اور مغربی پاکستان میں تو شائد ہی کوئی خاندان ہو گا جس کی احمدیوں سے رشتہ داری نہ ہو) وہ جانتا ہے کہ جس سوز و گداز اور عشق کے ساتھ احمدی نمازیں پڑھتے ہیں اور قرآن کریم کے احکام کو بجا لاتے ہیں اور حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں دوسرے مسلمانوں میں اس کی نظیر بہت ہی کم پائی جاتی ہے۔ مگر دشمن چونکہ ناجائز طور پر اور ازراہ ظلم یہ اعتراض بار بار دہرا رہا ہے۔ اس لئے ضرورت پیش آئی ہے کہ ہم ذیل میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں حضورؑ کا مذہب اور عقیدہ ناظرین کے سامنے رکھیں اور پھر ان سے سوال کریں کہ حضرات! کیا ان الفاظ کے قائل کا اسلام کے سوا اور کوئی مذہب ہو سکتا ہے؟

مصطفےٰؐ ما را امام و پیشوا

کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اسکو پنجہ مار رہے ہیں۔ اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حسبنا کتاب اللہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں اور ہم اسبات پر ایمان رکھتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائکہ حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جل شانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں۔ کہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں۔ اور صوم و صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالےٰ اور اس کے رسولؐ کے مقرر کردہ فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اسبات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افتراء کرتا ہے اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعوےٰ ہے کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا ہے کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں الا ان لعنۃ اللہ علی الکاذبین والمفترین۔"

(ایام الصلح صفحہ ۸۶)

ہمارا عقیدہ اور ایمان

"بالآخر میں عامۃ الناس پر ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اللہ جل شانہٗ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میرا عقیدہ ہے۔ اور ولٰکن رسول اللہ و خاتم النبیین پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔ میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں۔ جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حرف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالےٰ کے نزدیک کمالات ہیں۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ اور اس کے رسولؐ کے فرمودہ کے برخلاف نہیں۔" (کرامات الصادقین صفحہ ۲۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عالی مقام

"یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر۔ یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں ہے۔ افسوس کہ جیسا کہ حق شناخت کا ہے اُس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اسلئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا۔ اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی۔ اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور جو شخص بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعوےٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذریت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا۔ وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اسبات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبیؐ کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبیؐ کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے۔ اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵-۱۱۶)

تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے!

"سو تم ہوشیار ہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ الخیر کلہ فی القرآن تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہ پائی جاتی ہو" (کشتی نوح صفحہ ۲۳)

النّاشر:-

مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

نوٹ:- مندرجہ بالا مضمون مہتمم صاحب نشر و اشاعت سے بصورت ٹریکٹ کے شائع کیا ہے

درخواست ہائے دعا

میرا بھائی چوہدری محمد نواز خاں بہت لمبے عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ میں تمام بھائیوں سے دردمندانہ درخواست کرتا ہوں کہ میرے بھائی کو دعاؤں میں یاد رکھیں (خالد محمود رشید سنت نگر لاہور)

(۲) میری اہلیہ عرصہ سے بیمار ہے احباب انکے لئے نہایت دردمندانہ دل سے کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں (سردار محمد رام نگر لاہور)

دعائے نعم البدل

میرا اکلوتا بچہ حبیب احمد مورخہ ۲۳/۲/۵۳ بروز جمعہ سیالکوٹ فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں صبر جمیل دے اور نعم البدل عطا فرمائے آمین! قریشی محمد مطیع اللہ ان کمانڈنگ افسر

ہمارا مذہب

یاد رہے کہ جس قدر ہمارے مخالف لوگوں [...]ے نفرت دلا کر ہمیں کافر اور بے ایمان [...]تے اور عام مسلمانوں کو یہ یقین دلانا چاہتے [...] یہ شخص مع اسکی تمام جماعت کے عقائد اور اصول دین سے برگشتہ ہے۔ یہ [...]سد مولویوں کے وہ افتراء ہیں کہ جب [...]سی دل میں ایک ذرہ بھی تقویٰ ہو ایسے افتراء [...]ر سکتا جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی [...]ے۔ وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

نمبر جماعت	نام جماعت	عہدہ	نام عہدیداران و پتہ
۲۲۶	منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ	پریذیڈنٹ	شیخ محمد بشیر صاحب آزاد ابنالوی رائس ڈیلر
		سیکرٹری مال	" "
		" تبلیغ	محمد عنایت اللہ صاحب [illegible]
		امام الصلوٰۃ	" "
۲۲۷	داؤد خیل ضلع میانوالی	پریذیڈنٹ	چوہدری حاتم علی صاحب اکونٹنٹ محکمہ نہر
		سیکرٹری مال	مقبول احمد صاحب مبارک ڈرافٹسمین محکمہ نہر Canal Colony Camp P.O. No 25-L Daud Khail
۲۲۸	کنڈیارہ ضلع نواب شاہ (سندھ)	پریذیڈنٹ	چوہدری ہدایت اللہ صاحب مختار کار [illegible]
		سیکرٹری مال	برما شیل ایجنٹ
۲۲۹	شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ	پریذیڈنٹ	ڈاکٹر فضل کریم صاحب
		سیکرٹری مال	صدر دین صاحب
۲۳۰	چک ۱۲۱ جھنگ برانچ ضلع لائلپور	پریذیڈنٹ	چوہدری غلام نبی صاحب نمبردار
		جنرل سیکرٹری	" محمد یعقوب صاحب
		سیکرٹری تعلیم و تربیت	" "
		" مال	صوبیدار محمد حسین صاحب
		" تبلیغ	چوہدری محمد دین صاحب
		خزانچی	" عبد السمیع صاحب
۲۳۱	نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ	پریذیڈنٹ	قریشی غلام محی الدین صاحب ساکنہ دولت پور
		سیکرٹری مال	" "
		" وصایا	ماسٹر عبد القدیر صاحب
۲۳۲	چک ۳۲ G.D. ڈاکخانہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری	پریذیڈنٹ	چوہدری جمال الدین صاحب
		سیکرٹری مال	" خیرا دین صاحب
		" تبلیغ	" خورشید احمد صاحب
		امام الصلوٰۃ	" جمال الدین صاحب
۲۳۳	واہ کیمپ ضلع کیمبلپور	پریذیڈنٹ	چوہدری عبد الحمید صاحب انجینئر واہ سیمنٹ کمپنی
		سیکرٹری تعلیم و تربیت	" محمد حیات صاحب G.E.O. واہ کیمپ
		" مال	شیخ عبد القادر صاحب ٹیچر واہ سیمنٹ ورکس سکول
		" تبلیغ	عزیز احمد خان صاحب مہاجر واہ کیمپ
		محاسب	سید محمد [illegible] صاحب
۲۳۴	جرمیاں جھنڈا ڈاکخانہ جوجھنی تنکا ضلع سیالکوٹ براستہ کنجروڑ	پریذیڈنٹ	محمد صادق صاحب
		سیکرٹری مال	احمد دین صاحب
۲۳۵	بیگم کوٹ (شاہدرہ) ضلع لاہور	پریذیڈنٹ	حکیم مولوی نظام الدین صاحب C/O پوسٹ ماسٹر شاہدرہ
		سیکرٹری مال	حکیم محمد صدیق صاحب "
		امام الصلوٰۃ	حکیم مولوی نظام الدین صاحب

(باقی)

درخواست دعا

عزیز سید مجید احمد سیکرٹری مال لاہور کی صحت میں پہلے کی نسبت نمایاں اضافہ ہے۔ بزرگان سلسلہ سے مزید استدعا ہے کہ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔ (سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا)

پاکستان کی مالی زندگی کے چار سال

(از مسٹر ممتاز حسن صاحب جائنٹ سیکرٹری وزارت مالیات حکومت پاکستان)

(۲)

مسلسل چار فاضل میزانیئے*

معاملات تھے۔ جن میں پاکستان کی مالی زندگی کا آغاز ہوا۔ اگر اس وقت ہماری مشکلات میں کوئی کمی باقی رہ گئی تھی۔ تو بھارت کی حکومت نے ہمارے حصہ کا ۵۵ کروڑ زر نقد دینے سے انکار کر کے اس کمی کو بھی پورا کر دیا۔ اس کے بعد گذشتہ چار سال کے عرصہ میں حکومت نے کس طرح ان مشکلات پر قابو پایا۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ پاکستان کا پہلا میزانیہ اور دوسرا اور تیسرا اور خدا کے فضل سے چوتھا سب کے سب فاضل میزانیئے ہیں۔

(لاکھوں روپوں میں)

	۱۹۴۸ء-۴۹	۱۹۴۹ء-۵۰	۱۹۵۰ء-۵۱
آمدنی	۹۵۴۴	۱۱۳۸۸	۱۶۴۹۶
خرچ	۹۵۲۱	۱۱۳۷۵	۱۳۶۰۰
زرفاضل	۲۳	۲۳	۲۸۹۶

۱۹۵۱ء-۵۲	
خرچ	۱۵۹۸۵
آمد	۱۳۹۱۱
زرفاضل	۲۰۷۴

پچھلے سال جب میزانیہ پیش ہوا تھا۔ تو خیال تھا۔ کہ صرف دس لاکھ روپیہ کی بچت ہوگی۔ مگر خدا کے فضل سے حالات سازگار ہوئے کہ زر فاضل دس لاکھ سے ۲۹ کروڑ ہو گیا۔ اور آئندہ سال امید ہے کہ یہ رقم ۲۱ کروڑ سے کم نہ ہوگی۔ یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ ہماری آمدنی ہر سال بڑھ رہی ہے۔ اور گذشتہ ۳ سال میں ۶۵ کروڑ روپیہ کا اضافہ ہوا ہے۔ جو پاکستان کی مالی مضبوطی کا بین ثبوت ہے۔ یہ چیز بجائے خود دنیا کیلئے اور خصوصاً ان ماہرین کے لئے جو ابتداء ہی سے اس کے متعلق شکوک رکھتے تھے۔ نہ صرف تعجب خیز بلکہ حیرت انگیز بھی ہے۔ مگر ہمیں صرف ان فاضل میزانیوں کو دیکھ کر ہی مطمئن نہ ہو جانا چاہیئے۔ بلکہ یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ روپیہ کہاں کہاں اور کیونکر خرچ ہوا۔ اور اقتصادی میدان میں ملک کی ترقی کے لئے کیا کیا کوششیں کی گئیں۔

روپیہ کہاں اور کیونکر خرچ ہو

سب سے پہلے فوجی مصارف کو قابل ذکر ہے۔ پاکستان نے اپنی فوجوں اور فوجی سامان پر ۱۹۴۸ء-۴۹ء میں ۴۰ کروڑ روپیہ خرچ کیا۔ ۱۹۵۰ء-۵۱ء میں ۹۰ کروڑ سے کچھ زائد روپیہ خرچ کیا۔ اور آئندہ سال کے میزانیہ میں ۹۴ کروڑ روپیہ خرچ کرنے کی تجویز ہے یہ مصارف ہماری آمدنی کا لحاظ رکھتے ہوئے بہت زیادہ ہیں۔ مگر پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت اور فوجی دفاع کی استحکام کے لئے یہ خرچ ناگزیر تھا۔ فوجی اخراجات کی زیادتی کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ہندوستان نے ہمارے حصہ کے فوجی ہتھیار اور فوجی سامان دینے سے انکار کر دیا۔ تو ہمیں اپنی بری۔ بحری اور ہوائی فوجوں کو پورے طور سے مسلح کرنے کے لئے آلات جنگ اور سامان حرب دوسرے ملکوں سے زیادہ قیمت پر خریدنے پڑے۔

فوجی اخراجات پر اس قدر کثیر رقم خرچ کرنے کے باوجود حکومت نے ملک کی ترقی کے لئے دوسرے مدوں پر بھی معقول رقمیں صرف کی ہیں۔ اور ملک کی صنعتی ترقی کے لئے بھی انتھک کوشش کی ہے۔ ابتداء میں حکومت پاکستان نے ملک کے سرمایہ داروں کو صنعتی میدان میں آنے کی ترغیب دی۔ اور پہلے ہی میزانیہ میں انکم ٹیکس کے متعلق خاص قسم کی رعایات کا اعلان کیا۔ مگر یہ بہت ہی جلد واضح ہو گیا کہ اول تو پاکستان میں سرمایہ دار قسم کے افراد ہی کم ہیں۔ اور دوسرے جن لوگوں کے پاس روپیہ ہے۔ وہ اسے کارخانوں کے قائم کرنے یا صنعتی کو ترقی دینے کے لئے استعمال کرنے کے بجائے تجارت میں لگانا بہتر سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اس سے نفع جلد اور زیادہ ہوتا ہے۔

ان حالات میں حکومت نے پاکستان انڈسٹریل فائینینس کارپوریشن کی بنیاد ڈالی۔ اس کارپوریشن کا سرمایہ حصص تین کروڑ ہے جس میں ۲ کروڑ ادا شدہ ہے۔ اس ۲ کروڑ میں ۵۱ فی صدی خود حکومت نے دیا ہے۔ باقی پبلک نے ادا کیا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت بڑی بڑی اور ملک کے مفاد کے لئے ضروری صنعتوں مثلاً پٹ سن کاغذ اور بنیادی کیمیائی مرکبات۔ جہاز سازی وغیرہ کے کارخانے قائم کرنے کے لئے ایک اور کارپوریشن کو وجود میں لا رہی ہے۔ اس کارپوریشن کے قائم کردہ کارخانوں میں حکومت ضروری حد تک روپیہ لگانے کے لئے تیار ہے۔ پاکستان میں پٹ سن کا پہلا کارخانہ زیر تعمیر ہے۔ اور انشاء اللہ اس سال کے وسط کے قریب ہی اس کا افتتاح بھی ہو جائیگا دوسرا کارخانہ آئندہ سال اور تیسرا ۱۹۵۳ء میں قائم ہو جائے گا۔

پاکستان انڈسٹریل فائینینس کارپوریشن نے مختلف صنعتی اداروں کو اس وقت تک ۱۲۵۵۰۰۰۰ روپے قرض دیئے ہیں۔

مہاجرین کی مالی امداد کے لئے حکومت نے ایک ریفوجی فائینینس کارپوریشن بھی قائم کیا ہے۔ جو انہیں آبادکاری کے سلسلہ میں قرض دیتی ہے۔ اس کے علاوہ کارپوریشن کاریگروں کی الگ بستیاں خود اپنی کوششوں سے آباد کر چکی ہے۔ جہاں امداد باہمی اصول پر کارپوریشن کے ذریعہ چھوٹے چھوٹے صنعتی ادارے چل رہے ہیں۔

بنک

بنکوں کے سلسلے میں سب سے پہلے دولت پاکستان

آپ کی قیمت اخبار اپریل ۱۹۵۱ء میں ختم ہے

اگر آپ نے اس وقت تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر نہیں بھجوائی۔ تو مہربانی فرما کر قیمت اخبار سالانہ ۲۴/ ششماہی ۱۳ سہ ماہی ۷/ روپے بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ اگر رقم نہ آئی۔ تو مجبوراً وی پی آپ کی خدمت میں ارسال خدمت ہوگا۔ ورنہ معذوری ہوگی۔ اگر وی پی کی رقم ڈاکخانہ میں پھنس گئی۔ تو پھر بھی دفتر ہذا ذمہ وار نہ ہوگا۔ ہاں رقم کی وصولی کے لئے آپ کا ساتھ دیگا۔

نمبر	نام
۲۱۱۵۸	ولایت خان صاحب
۲۳۲۲۱	ڈاکٹر کے احمد صاحب
۲۰۹۴۱	ملک محمد دین صاحب
۱۶۴۰۰	محبوب عالم صاحب
۲۳۶۶۲	ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب
۲۳۷۱۶	شیخ صاحب دین صاحب
۱۹۸۶۵	محمد حسن صاحب
۲۱۴۸۴	مرزا فتح محمد صاحب
۲۳۲۲۲	دلاور علی صاحب
۲۳۶۱۸	ڈاکٹر الیف۔ ایم شاہ صاحب
۲۳۶۱۹	راجہ صوبہ خان صاحب
۲۱۳۶۲	چوہدری خورشید صاحب
۱۰۹۲۰	میر حمید اللہ صاحب
۲۳۰۷۴	ڈاکٹر محمد شفیع صاحب
۲۳۶۲۰	بیگم صاحبہ کرنل داؤد احمد صاحب
۲۳۶۲۴	قاضی اکبر محمود صاحب
۲۳۶۲۶	حافظ نذیر احمد صاحب
۲۳۳۲۳	جمال الدین صاحب
۲۱۲۶۳	ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب
۲۱۳۹۹	ملک پیر محمد صاحب
۲۱۴۰۰	مولوی عبد القادر صاحب
۲۱۸۹۴	چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
۱۵۷۴۹	رشید احمد صاحب
۱۶۳۲۳	سید بشارت حسین صاحب
۲۳۶۳۲	مرزا عبد القیوم صاحب
۲۳۰۹۴	ضیاء الحق صاحب
۲۳۶۷۳	محمد شفیع صاحب
۲۳۴۳۷	چوہدری میر احمد صاحب
۲۳۴۳۹	پریسین سندھ
۲۱۲۸۵	محمد امین صاحب
۲۳۲۲۵	رحمت خان صاحب
۲۳۳۶۴	عبد الرحمٰن صاحب
۲۱۷۲۱	مولوی عبد الکریم صاحب
۲۱۷۷۲	غلام نبی صاحب
۲۳۲۲۹	میاں رکن دین صاحب
۲۳۴۴۴	خالد صاحب
۱۵۰۲۴	ڈاکٹر خان صاحب
۲۰۴۴۲	چوہدری عبد الحی صاحب
۲۳۵۴۲	ملک عنایت اللہ صاحب
۶۴۹	مولوی صدر دین صاحب
۵۳۱۶	سید خلیل شاہ صاحب
۱۱۱۸۷	سید لال شاہ صاحب
۱۷۸۹۸	ملک عبد الحق صاحب
۱۸۹۵۱	محمد عالم صاحب
۲۰۲۸۱	محمد سہیل صاحب
۲۰۴۱۴	عطار محمد صاحب
۲۰۹۲۶	کیپٹن انوار احمد صاحب
۲۰۹۳۰	محمد اکبر صاحب
۲۰۹۴۶	عبد المومن صاحب
۲۱۱۳۳	ڈاکٹر اقبال صاحب
۲۱۳۱۲	عبد السمیع صاحب
۲۱۳۱۳	جلال الدین صاحب
۲۳۲۳۴	محمد محسن صاحب
۲۳۲۳۵	سردار شیر بہادر صاحب
۲۳۳۹۲	نظام الدین صاحب
۲۱۲۰۰	محمد اقبال صاحب
۲۰۴۴۷	ڈاکٹر عبد الغنی صاحب
۲۳۰۷۵	ماسٹر بشیر احمد صاحب
۲۳۳۳۵	حافظ مبین الحق صاحب
۲۳۳۴۲	نظام الدین صاحب
۲۳۲۱۷	ایم۔ احمد صاحب
۲۳۶۰۱	جوالدار عبد المالک صاحب

یہ امر قابل ذکر ہے۔ تقسیم کے وقت مقرر کئے ہوئے پروگرام کے مطابق یہ بنک پہلی اکتوبر ۱۹۴۷ء سے قائم کیا جانا تھا۔ مگر ہمارے ۵۵ کروڑ کے زر نقد کے سلسلے میں جو ناخوشگوار واقعات پیش آئے۔ ان کی وجہ سے حکومت کو یہ بنک وقت معینہ سے تین مہینے پہلے قائم کرنا پڑا۔ اس بنک کا ادا شدہ سرمایہ تین کروڑ ہے۔ جس میں ۵۱ فی صدی حکومت کے حصص ہیں۔ اس طرح جب ہندوستان نے پاکستان کے شرح مبادلہ کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ اور بنگال میں پٹ سن کے کاشتکاروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تو حکومت نے نیشنل بنک آف پاکستان کو ۶ کروڑ کے سرمایہ سے ایک ایک آرڈیننس کے ذریعہ قائم کیا۔ اس بنک میں گورنمنٹ کے ۲۵ فیصد حصص ہیں۔ دولت پاکستان بنک کی پیہم سرگرمیوں اور کوششوں سے ملک میں بنکوں اور ان کی کاروبار کو خاص طور پر فروغ ہوا ہے آج پاکستان میں دولت پاکستان بنک کے علاوہ ۱۳۲ ایسے بنک ہیں۔ جن میں ہر ایک کا سرمایہ حصص ۵ لاکھ سے زائد ہے۔ اور ان کی ۲۰۵ شاخیں ہیں۔ جلد ہی ملک کی زراعتی ترقی کے لئے ایک ایگریکلچرل فائننس کارپوریشن کا قیام عمل میں آنے والا ہے۔ اور اس سلسلہ میں اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں ایک تجویز پیش کی جائے گی۔ اس کارپوریشن کا مجوزہ سرمایہ ۵ کروڑ ہے اور اس میں مرکزی حکومت کے ۵۱ فی صدی حصص ہوں گے۔ اس کارپوریشن کا کام زراعتی ترقی کے لئے مالی امداد بہم پہنچانا ہوگا۔ اس کے قرضے نقدی کی بجائے اجناس مثلاً کھاد۔ بیج آلات کشاورزی اور ٹریکٹر کی شکل میں دیئے جائیں گے۔ حکومت نے ماہرین زراعت کی ایک کمیٹی بھی قائم کی ہے۔ جو ملک کی زراعتی ترقی کے مسائل پر غور کرنے کے بعد اپنی تجاویز پیش کرے گی۔

اس طرح پاکستان میں بیمہ کمپنیوں کو فروغ دینے کی مختلف تجاویز حکومت کے زیر غور ہیں۔ اور اس مقصد کے لئے موجودہ سال کے میزانیہ میں ایک معقول رقم بھی شامل کی گئی ہے۔

ترقیات کا شش سالہ منصوبہ

پاکستان کی صنعتی اور زرعی ترقی کے لئے حکومت نے ترقیات کا ایک شش سالہ منصوبہ تیار کیا ہے جس پر غالباً ۲۶۰ کروڑ روپیہ خرچ ہوں گے۔ اس وقت تک حکومت مرکزی یا صوبائی اسکیموں کے لئے دس کروڑ روپیہ صرف کر چکی ہے۔ اور ۲۶ کروڑ کی رقم صوبجاتی حکومتوں کو قرض دی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں سال آئندہ کے میزانیہ میں مندرجہ ذیل تجاویز خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(۱) صنعتی۔ زرعی اور دوسری اقتصادی ترقی کے لئے ۱/۲ ۷ کروڑ روپیہ موجودہ اور آئندہ سال میں خرچ کیا جائیگا

(۲) تعلیم صحت عامہ اور رفاہ عام کی اسکیموں پر موجودہ اور آئندہ سال زر فاضل سے ۱۰ کروڑ روپیہ خرچ کیا جائیگا۔

(۳) فوجی دفاع کے کارخانوں پر جن میں ٹینک۔ توپیں اور ہوائی جہاز بنائے جائیں گے۔ موجودہ اور آئندہ سال کے زر فاضل میں سے ۱/۲ ۷ کروڑ روپیہ خرچ کئے جائیں گے یہ سب روپیہ تین فنڈوں میں منتقل کیا جائے گا۔ اور اگر کوئی رقم سال کے آخر میں بچ رہے گی۔ تو وہ بھی ان ہی فنڈوں میں برقرار رہے گی۔ اس کے علاوہ تعلیم صحت عامہ اور قومی رفاہ کی تجویزوں پر خرچ کرنے کے لئے صوبائی حکومتوں کو بھی ۲ کروڑ روپیہ مدد کے طور پر دیا جائیگا ان تجویزوں کے لئے مرکزی حکومت کی منظوری لازمی ہوگی۔ مہاجرین کی آبادکاری کے سلسلہ میں ۵ کروڑ کی مزید رقم میزانیہ میں رکھی گئی ہے۔

اس ضمن میں پاکستان کے روپیہ کی شرح مبادلہ کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ اب تو بین الاقوامی مالی فنڈ اور ہندوستان نے بھی اس کو تسلیم کر لیا۔ مگر ہندوستان کے ایک عرصہ تک اسکو تسلیم نہ کرنے سے ہمیں اہم مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ان مشکلات کا بھی اس حکومت نے عملی اور استقلال سے مقابلہ کیا گیا۔ جیسا کہ ابتدائی مشکلات کا کیا گیا تھا۔ یہ مشکلات بھی ہمارے ملک کے لئے مفید ثابت ہوئیں۔ اور نتیجہ یہ نکلا کہ پاکستان کی تجارت کو پہلے سے بہت زیادہ فروغ حاصل ہوا۔ اور درآمد و برآمد کے حساب میں ملک کو کثیر رقم کی بچت ہوئی۔

ہمارے مشتہرین کو آرڈر دیتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

ایران کی موجودہ حالت پر ترکی میں تشویش

استنبول ۳۰ مارچ - ترکی کے اخبارات اس وقت ایران میں پیدا شدہ صورت حال پر جس طرح تبصرے کر رہے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان واقعات کے متعلق ترکی کے سیاسی حلقوں میں کس قدر تشویش محسوس کی جا رہی ہے۔ عام طور سے ترکی اپنے ہمسایہ ملکوں کے اندرونی معاملات پر تبصرہ کرنے سے برابر پرہیز کرتا رہا ہے۔

ان تبصروں کا خلاصہ حسب ذیل الفاظ میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ ترکی نے ایک سیاسی اور اقتصادی آزادی حاصل کرنے کے لئے خود بھی جنگ کی ہے۔ اسلئے اس مقصد کے حصول کے لئے وہ دوسرے ملکوں کی جدوجہد کو بری نظروں سے نہیں دیکھ سکتا۔ بشرطیکہ یہ کوششیں سارے مشرق وسطیٰ کے تحفظ اور سلامتی کو خطرہ میں نہ ڈال دیں۔ آج ہر قوم کو اس کا فیصلہ کر لینا ہے۔ کہ وہ اشتراکی اثرات قبول کر کے روس کی ماتحتی پر آمادہ ہے یا اسے ان اثرات کا مقابلہ کر کے واقعی آزاد رہنا ہے۔ مؤخر الذکر صورت میں اس کی نجات کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ وہ مغربی جمہوریتوں کا ساتھ دے۔ اسلئے کہ صرف یہی طاقتیں اسکی مدافعت کر سکتی ہیں۔ اور کوئی ایسی حرکت نہ کرے۔ جس سے طاقتور مغربی جمہوریتوں کی جنگی صلاحیت کو کسی طرح کا نقصان پہنچے۔

ایران اور مشرق وسطیٰ کے دوسرے ملکوں کو چاہیئے کہ جب تک اشتراکی خطرہ اپنی موجودہ شدید صورت میں قائم ہے وہ ان مسائل پر غور کریں اور ایرانی تیل اور ایسے ہی دوسرے مسائل بہ آسانی حل ہو سکتے ہیں۔ اگر دونوں فریق اعتماد اور خیرسگالی کے جذبات سے کام لیں"

معلوم ہوا ہے کہ ترکی کے مدبروں نے بڑی احتیاط کے ساتھ یہ آمادگی ظاہر کی ہے کہ جب بھی ضرورت پڑے اور ممکن ہو وہ ایسی صلاح اور مشورہ دینے کے لئے تیار ہیں۔ (راسٹار)

ترکی میں ایک "دور عبوری" کابینہ

استنبول ۳۰ مارچ - یہاں کے معتبر مبصرین اور ذمہ دار اخبارات کو کافی غور و خوض کے بعد کابینہ میں حالیہ تبدیلیوں کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی ہے۔ کابینہ اچانک مستعفی ہو کر دوبارہ کیوں مرتب ہوئی۔ جس میں تین نئے ارکان لائے گئے اور دوسرے وزراء کے محکموں میں تبدیلیاں کی گئیں جواب تک ایک معمہ ہے

لیکن اس امر پر عام اتفاق معلوم ہوتا ہے کہ اس تبدیلی کی وجہ سے ترکی کی داخلی یا خارجی پالیسی میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہو گی

ایک یہ خیال بھی ظاہر کیا جا رہا ہے کہ جو وزراء کابینہ سے الگ ہو گئے ہیں ان سے وزیر اعظم کو اختلاف تھا۔ اور وہ اپنی کابینہ میں مضبوط شخصیت والے ارکان کو رکھنا نہیں چاہتے۔ (راسٹار)

ترکی کے مذہبی ردعمل میں کمیونسٹوں کا ہاتھ

استنبول ۳۰ مارچ - یہاں یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ مندریس کی نئی حکومت کے سامنے سب سے اہم فوری مسئلہ انتہائی رجعت پسند مذہبی طبقہ کی سرگرمیوں کا ہے جسے غالباً اشتراکی شورش پسند ہوا دے رہے ہیں۔

ترکی کے حکومت کے موافق اور مخالف سبھی اخبار بلا استثناء یہ کہہ رہے ہیں کہ مذہبی ردعمل کی یہ تحریک خطرات سے پر ہے اور ان اخباروں کے خیال میں یہ تحریک پھیلتی جا رہی ہے۔

---

۴ وزیر ڈاکٹر مالک کی سرگرمیوں کی تحسین کرتے ہوئے آپ نے کہا ہمیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ مشرقی بنگال کو لوٹنے والے تمام تارکین وطن کے مکانات اور جائیدادیں انہیں حاصل ہو جائیں گی۔ نیز عوام میں خود اعتمادی پیدا کرنے کے لئے پاکستان میں کانگرس کے تمام نظر بندوں کو رہا کر دیا جائے۔

مسز پنڈت پھر سیاست میں حصہ لینگی

لنڈن (ہوائی ڈاک سے) "ٹائمز" میں شائع ہونے والی ایک خبر کے مطابق حکومت ہند کے نائب وزیر امور خارجہ ڈاکٹر بی۔ وی کیسکر نے بھی اس کی توثیق کر دی ہے کہ وزیر اعظم پنڈت نہرو کی بہن مسز وجے لکشمی پنڈت واشنگٹن میں ہندوستانی سفیر کے عہدہ سے الگ ہو رہی ہیں۔

یقین کیا جاتا ہے کہ ہندوستان واپس آنے سے پہلے ایک کتاب کی تصنیف کے سلسلہ میں وہ چند ماہ امریکہ میں قیام کریں گی۔ ہندوستان آ کر غالباً وہ سیاست میں حصہ لینا شروع کرینگی اور پارلیمنٹ کے انتخابات میں امیدوار ہوں گی۔ (راسٹار)

بقیہ: متعلق جامع سوالنامے تیار کر لئے گئے ہیں جنکے بارے میں تجارتی اور صنعتی ادارے معلومات فراہم کر سکینگے۔ کمیٹی اپریل کے آخر تک تمام بنیادی حکومت فراہم کر لینے کی توقع ہے۔

ہندوستان اپنی ہٹ دھرمی سے تمام دنیا کی ہمدردی کھو بیٹھے گا

کراچی ۲۸ مارچ - بمبئی کے "ریڈیکل ہیومنسٹ" نامی اخبار نے اپنے ایک حالیہ اداریہ میں تحریر کیا ہے کہ اگر سنجیدہ خیالی اور مستقبل کے مفادات کو ہٹ دھرمی اور اپنی بات اونچی رکھنے کی ضد کے تابع کر دیا گیا تو ہندوستان کو جو ہمدردیاں حاصل ہیں ان کا یقینی طور پر خاتمہ ہو جائے گا۔

اخبار مذکور لکھتا ہے کہ کشمیر کے متعلق برطانیہ اور امریکہ کی پیشکردہ قرارداد ایک ایسا اقدام ہے جس کا مقصد اس ناخوشگوار جمود و تعطل کو ختم کرنا ہے۔

عالمی فوجی حکمت عملی کے پیش نظر پاکستان اور ہندوستان کے درمیان نفاق اور ناچاقی ایک تشویشناک امر ہے۔ لیکن جو لوگ طاقت کے "وجود" دو بلاکوں میں امکانی جنگ سے بچنا چاہتے ہیں ان کے واسطے یہ مسئلہ اہم تر ہے۔ لہذا اس برصغیر میں امن کے خواہاں لوگ اس تنازعہ کے حل کا خیر مقدم کریں گے اور جب کہ پاکستان برطانیہ و امریکہ کی پیش کردہ تجاویز تسلیم کرنے کو تیار ہے ہندوستان پر غصہ کے وہی اثرات طاری ہیں۔ تمام غیر جانبدار مشاہدین نے طرفین سے ان تجاویز کو منظور کر لینے کی درخواست کی ہے اور اگر سنجیدہ خیالی اور مستقبل کے مفادات کو ہٹ دھرمی اور اپنی بات اونچی رکھنے کی ضد کے تابع کر دیا گیا تو ہندوستان کو جو ہمدردیاں حاصل ہیں ان کا یقینی طور پر خاتمہ ہو جائے گا۔ اس تنازعہ کے تصفیہ سے ہندوستان کو متعدد فائدے پہنچیں گے۔ اور عقلمندی و سیاست دانی کا یہی تقاضا ہے کہ ان فوائد کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے۔ ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ سنجیدگی اور معقولیت سے کام لے (ا-س-ا-ش)

پاکستان پارلیمنٹ کا اجلاس

کراچی ۲۹ مارچ - پاکستان پارلیمنٹ میں کل فائینینس بل کی دوسری خواندگی ہوئی۔ اس کے قبل وزیر صنعت چوہدری نذیر احمد نے ایک قرارداد پیش کی جس کا مطلب انڈیا (مرکزی حکومت و قانون سازی) ایکٹ مجریہ ۱۹۴۷ء میں ترمیم کر کے اس کی میعاد میں ایک برس اضافہ کرنا تھا۔ قرارداد پر تقریر کرتے ہوئے شیخ صادق حسن (پنجاب) نے کہا۔ بافندوں کی طرف حکومت کی کم توجہی کے باعث پاکستان میں قالین کی صنعت کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

چوہدری نذیر احمد وزیر صنعت نے کہا۔ ہم نے قالین سازی کے لئے سوت کا لائسنس اس تجارت کے فائدہ کے لئے مقرر کر رکھا ہے۔ میاں افتخار الدین کا جواب دیتے ہوئے آپ نے بتایا کہ چھوٹے پیمانہ کی صنعتوں کی امداد پر حکومت پہلے ہی غور کر رہی ہے اور حکومت اس مطلب کا بھی بل عنقریب پارلیمنٹ میں پیش کر دے گی۔ نیز آپ نے بتایا کہ کاریگروں کو خام مواد خرید کر مہیا کرنے کی سکیم بھی حکومت کے زیر غور ہے۔ رائے شماری سے یہ قرارداد کثرت آراء سے منظور ہو گئی۔ اس کے بعد مسٹر غلام محمد وزیر خزانہ نے ایک بل پیش کیا۔ جس کا مقصد مرکزی حکومت کی باقی تجاویز یکم اپریل ۱۹۵۱ء سے شروع ہونے والے سال سے متعلق منظوری حاصل کرنا تھا۔ حزب مخالف کے لیڈر مسٹر چکرورتی نے بل پر تقریر کرتے ہوئے حکومت پر زور دیا کہ وہ ملک میں بے روزگاری کو ختم کرنے کے مسئلہ کو پہلے ہاتھ میں لے۔ کیونکہ بے روزگاری اس ملک میں برابر بڑھ رہی ہے۔ آپ نے کہا مشرقی بنگال کے نان میٹریکولیٹ طلبہ کی بڑی تعداد بے کار ہے۔ آپ نے انسداد بیکاری کے لئے ملک میں ٹیکنیکل تعلیم کے مزید مدارس کھولنے پر زور دیا۔ اقلیتی معاہدہ پر پاکستان کے اقلیتی ۴

برآمدی تجارتی اشیاء کی فہرستیں اور کارنامے

کراچی - ۲۹ مارچ - برآمد کو فروغ دینے کی کمیٹی نے جس کا اجلاس اس ہفتہ کو کراچی میں منعقد ہوا تھا۔ پاکستان کے اشیاء برآمد کرنے کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے اپنا ابتدائی پروگرام مکمل کر لیا ہے۔ مذکورہ کمیٹی نے ایسی مختلف اشیاء کی درجہ وار فہرست مرتب کر لی ہے۔ جن کی برآمد میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

توقع ہے کہ مذکورہ بالا کمیٹی تجارت کے مختلف حلقوں کی تجاویز اور ان کے خیالات معلوم کرنے کی غرض سے ایوان ہائے تجارت نیز انجمن ہائے تجارت سے عنقریب خطاب کریگی۔ خام اور تیار شدہ اشیاء کے *